السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا بھائی فوت ہونے لگا، اس نے تین سو روپیہ مجھے دیا کہ میری طرف سے تم نے حج کرنا، وہ روپیہ میں نےاپنے پاس رکھ لیا، کہ وقت پر جا کر حج کراؤں گا، اسی اثنا میں ایک شخص دو ہزار روپیہ مجھ سے ٹھگ کر لے گیا، بھائی کا یا ہوا روپیہ بھی اس میں شامل تھا، اب میرے پاس سوائے سات ایکڑ زمین کے اور کوئی جائیداد نہیں ہے، اس میں سرکاری معاملہ واخراجات خانہ داری میرے ذمہ ہے، اب عرض یہ ہے کہ اگر کسی حاجی کو کچھ روپیہ دے دیئے جائیں کہ وہ میرے بھائی کی طرف سے حج کر آئے کہ وہ وہاں جا کر میرے بھائی کا حج کرا دیں تو اس طرح ادا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ باقی روپیہ میرے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا، یا میں خود جا کراپنے بھائی کا حج کروں، مالی حالت تو آپ کو (معلوم ہوگئی بدنی حالت یہ ہے کہ عمر رسیدہ ہوں، چلنے کی طاقت نہیں ہے، بلکہ جہاز کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا؟ (مولوی عبدالحق چک ۲۳ بہاولپور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال کی صورت میں اگر بھائی نے حج کے علاوہ بطور قرض روپیہ برتنے کی اجازت دی تھی تو پھر یہ قرض ہوگیا اور قرض دینا پڑتا ہے خواہ اپنے گھر کی اشیاء فروخت کر کے دے کیونکہ وہ ذمہ ہے اگر بھائی کی اجازت کے بغیر برت لیا ہے تو یہ غصب ہے اور غصب کی صورت میں بھی شئے دینی پڑتی ہے، غرض ٹھگ کے ہاتھ روپیہ بھی گیا، جب برتنے کا قصد ہوا، ورنہ ٹھگ کے ہاتھ میں نہ جاتا۔ بس یہ روپیہ ہر صورت میں بھرنا پڑے گا، کیونکہ یہ ایک قسم کی امانت ہے، اور امانت کے ادا کرنے کی تاکید ہے، جیسے آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ میں تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے، غرض اس بوجھ سے حتی الوسع بہت جلد سبکدوش ہونے کی کوشش کرنی چاہیے، رہا حج کا مسئلہ سو وہ معلوم ہے، جب انسان کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے، تو اس کو حکم ہے کہ خود کرے اگر خود نہیں کر سکتا تو اس کی طرف سے دوسرا کر لے۔ مشکوٰة کتاب المناسک ۱ میں حدیث ہے کہ ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول میرے باپ کو فریضہ حج نے بڑھاپے کی حالت میں پایا ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں، فرمایا: ہاں۔ ایک اور حدیث ۲ میں ہے، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، کہا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی، وہ مرگئی فرمایا اگر اس کے ذمہ قرض ہوتا تو ادا کرتا، کہا ہاں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا قرض اس کے زیادہ لائق ہے۔

(اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں : ان امراة من خشعم قالت یا رسول اللہ ان فریضة اللہ علی العباد فی الحج ادرکت ابی شیخا لا یثبت علی الراحلة افاحج عنہ قال نعم وذالک فی حجة الوداع)) متفق علیہ (مرتب ۱

اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں ۲ :

(قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبیؐ لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء)) (متفق علیہ مشکوٰة ص ۲۲۱

مرنے والے بھائی کی طرف سے حج فرض ہوگیا۔ اگر زندہ بھائی ایسا کمزور ہے کہ اگر اسے اپنا حج کرنا پڑتا تو اس کی بھی طاقت نہ رکھتا تو اس صورت میں کسی دوسرے کو روپیہ دے دے تاکہ وہ حج کر آئے مگر وہ شخص ایسا ہونا چاہیے جس نے پہلے اپنا حج کیا ہو۔ کیونکہ دوسرے کی طرف سے وہ ہی حج کر سکتا ہے، جو اپنے فرض سے فارغ ہو چکا ہو۔

آج کل تین سو روپیہ میں حج تو ہو جاتا ہے لیکن ذرا تکلیف ہوتی ہے اگر کوئی باعتبار آدمی جو پہلے حج کر چکا ہو تین سو روپیہ میں حج کو جانا منظور نہ کرے تو پھر یہ روپیہ جہاد میں صرف کیے جائیں، کیونکہ حج کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرمایا ہے، جیسے مشکوٰة کتاب المناسک ۱ میں ہے کہ عورتوں پر جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں حج اور عمرہ۔ اس لیے کوئی شئے جہاد میں وقف کی جائے، تو وہ حج میں صرف ہو سکتی ہے، جیسے ابوداؤد میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا، ایک عورت نے اپنے خاوند کو کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرائے۔ خاوند نے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں جس پر تجھے سواری کراؤں، عورت نے کہا اپنے فلاں اونٹ پر حج کرا۔ خاوند نے جواب دیا کہ وہ فی سبیل اللہ وجہاد میں وقف ہے، پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے فارغ ہونے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ قصہ سنایا، آپ نے فرمایا اگر تو اس اونٹ پر حج کراتا تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہوتا، سواب عورت رمضان میں عمرہ کرے یہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں : عن عائشة قالت قلت یا رسول اللہ علی النساء جہاد قال نعم علیہن جہاد لا قتال فیہ الحج والعمرة رواہ ابن ماجة مشکوٰة ص ۲۲۲) مرتب ۱

اس سے معلوم ہوا کہ حج اور جہاد کو آپس میں بڑی مناسبت ہے، پس حج کا روپیہ جہاد میں صرف ہو سکتا ہے، اگر جہاد کا بھی موقع نہ ہو تو پھر کسی درس میں دیئے جائیں کیونکہ درس وتدریس کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بمنزلہ جہاد کے فرمایا ہے، جیسے مشکوٰة باب المساجد ۱ میں حدیث ہے کہ جو میری اس مسجد میں صرف خیر سیکھنے سکھانے کے لیے آئے، وہ بمنزلہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے۔ درس کے بعد زیادہ عبادت کرنے والے بھی اس روپیہ کا مصرف ہو سکتے ہیں، جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد کو ان کے مثل بتایا ہے چنانچہ مشکوٰة کتاب الجہاد ۲ میں ہے : المجاہد من جاہد نفسہ فی طاعة اللہ المہاجر من ہجر الخطایا والذنوب مشکوٰة کتاب الایمان۔ یعنی مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو خطا اور گناہ ترک کر دے۔ (عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ، ۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری، ۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ ئ، فتاویٰ (اہلحدیث جلد ۲ ص ۵۸۸

(یہ حدیث مشکوٰة ص ۱۷ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ (مرتب ۱

یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مشکوٰۃ کتاب الایمان ص۱۵ میں مروی ہے۔ ۲

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد08 ص92-94

محدث فتویٰ